السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہ لوگ جو دشمن سے جنگ کر رہے ہوں کیا ان کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ رمضان میں روزے نہ رکھیں اور پھر بعد میں ان کی قضا دے لیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب کافروں سے جنگ کرنے والے مسلمان مسافر ہوں کہ ان کے لیے نماز قصر کرنا جائز ہو تو پھر ان کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ وہ رمضان میں روزے نہ رکھیں اور رمضان کے بعد ان کی قضا دے لیں اور اگر وہ مسافر نہ ہوں بایں طورکہ دشمن نے ان کے شہروں پر حملہ کر دیا ہو تو اس صورت میں جہاد کے ساتھ ساتھ جس شخص کو روزہ رکھنے کی بھی استطاعت ہو تو اس کے لیے روزہ رکھنا واجب ہے اور جو شخص روزے اور جہاد۔۔۔جب یہ فرض عین ہو۔۔۔ دونوں سے بیک وقت عہدہ برآ ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے یہ جائز ہے کہ روزے نہ رکھے اور رمضان کے بعد اتنے دنوں کے روزوں کی قضا دے جتنے دن اس نے روزے نہیں رکھے۔

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے رمضان المبارک کے دوسرے جمعہ کے خطبہ میں خطیب سے سنا کہ اس مزدور کے لیے روزہ چھوڑ دینا جائز ہے جسے کام کی وجہ سے بہت محنت مشقت اٹھانا پڑتی ہو اور اس کام کے علاوہ وہ کوئی اور کام بھی نہ کر سکتا ہو تو وہ رمضان کے ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا دے دے جس کی قیمت انہوں نے پندرہ درہم بیان کی۔ کیا اس فتویٰ کی کتاب وسنت سے کوئی صحیح دلیل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مزدور کے لیے محض کام کاج کی وجہ سے روزہ چھوڑ دینا جائز نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر اس کام کی وجہ سے اسے بہت ہی زیادہ مسقت اٹھانا پڑتی ہو جس کی وجہ وہ دن کے وقت روزہ افطار کر دینے کے لیے مجبور و مضطر ہو جائے تو وہ اس مشقت کے ازالہ کے لیے روزہ توڑ دے اور پھر غروب آفتاب تک کچھ نہ کھائے پیے اور پھر لوگوں کے ساتھ افطار کرے اور اس دن کے روزہ کی بعد میں قضا دے لے اور آپ نے جو فتویٰ ذکر کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج2 صفحہ 197

محدث فتویٰ